ایم کیوایم مارشل لاء کی ڈٹ کرمخالفت کرے گی، الطاف حسین

میں نے اپنے تقریر میں کسی جگہ بھی مارشل لاء لگانے کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ کہا تھا کہ محبّ وطن جرنیل

ملک کی قسمت بدلنے کیلئے مارشل لاء کے طرز کا کوئی اقدام کریں

ایماندار جرنیل، ججز، بیوروکریٹس، دانشوروں اور صحافیوں پر مشتمل حکومت بنائی جائے

آرٹیکل 190 کی شکل میں نظام کی تبدیلی کیلئے آئینی طریقہ کار موجود ہے

ضیاء الحق کے مارشل لا میں مجھے 9 ماہ قید اور کوڑے کی سزا سنائی گئی

جناب الطاف حسین جیو نیوز کے اینکر پرسن سہیل وڑائچ کو انٹرویو

کراچی۔۔۔28، اگست 2010ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم ایک جمہوری جماعت ہے اگر مارشل لاء آیا بھی تو ایم کیو ایم اس کی ڈٹ کر مخالفت کرے گی اور موجودہ نظام کو چلتے رہنے کی بات کرنے والوں کا میں احترام کرتا ہوں تاہم تبدیلی کیلئے جرات اظہار ہی نہیں جرات عمل بھی ہونا چاہئے۔ موجودہ آئین میں خرابیاں ہیں جہاں ضروری ہوں اس میں ترامیم کی جائیں۔ اگر سپریم کورٹ نے 18 ویں ترمیم کی مخالفت کی تو ایم کیو ایم سپریم کورٹ کا ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے یہ کہنا کہ میں مارشل لاء کی بات کروں گا ایک نامناسب بات ہے میں گزشتہ 32 سالوں سے جمہوریت کیلئے جدوجہد کر رہا ہوں اگر مارشل لاء آیا تو ایم کیو ایم اس کی ہرگز حمایت نہیں کرے گی، موجودہ سسٹم کو بدلنے کیلئے آئینی طریقہ موجود ہے۔ یہ بات انہوں نے جیو ٹی وی کے سینئر اینکر پرسن سہیل وڑائچ کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جس شخص کی زندگی کی 32 سال اس جدوجہد میں گزرے ہوں کہ ملک میں کسی قسم کا غیر جمہوری عمل نہ ہو، کرپٹ فوجی جرنیلوں کے سیاست میں حصہ لینے پر اگر کسی نے جی داری کے ساتھ تنقید کی ہے تو وہ خود الطاف حسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے تقریر میں کسی جگہ بھی مارشل لاء لگانے کا مطالبہ نہیں کیا میں جو کہتا ہوں اس سے کبھی انحراف نہیں کرتا، میں بزدل نہیں بہادر آدمی ہوں، میں نے کہا تھا کہ محبّ وطن جرنیل ملک کی قسمت بدلنے کیلئے مارشل لاء کے طرز کا کوئی اقدام کریں، میں آخر مارشل لاء کو کیسے دعوت دے سکتا ہوں، ایم کیو ایم ایک جمہوری جماعت ہے اگر مارشل لاء آیا بھی تو ایم کیو ایم اس کا ڈٹ کر مخالفت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں چار بار مارشل لاء لگ چکا ہے اور ہر مارشل لاء میں ملک اور عوام کی مجموعی صورتحال بد سے بدتر ہوتی گئی۔ انہی مارشل لاء سے ملک ٹوٹا اور بلوچستان کی صورتحال بگڑی، میں نے مارشل لاء طرز کے کسی اقدام کی بات اسی تناظر میں کی ہے۔ میں نے جس تناظر میں یہ بات کی تھی اس کا پس منظر بڑا دردناک ہے، وڈیرے، جاگیردار، سردار اور نودولتیے کرپشن کے ذریعے جرنیلوں کی گود میں بیٹھ کر اثاثے بناتے رہے اور مارشل لاء میں ان کے اثاثے ہزار گنا بڑھ گئے عوام کی اکثریت 63 برسوں سے بہتر نظام حکومت سے محروم رہی ہے۔ عوام میں باصلاحیت، ایماندار اور دیانتدار لوگ موجود ہیں لیکن ان کو موقع نہیں دیا گیا۔ اگر کرپٹ لوگوں کا خاتمہ نہ کیا گیا تو اس سے ملک تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سیلاب سے میرا مؤقف بھی درست نکلا۔ اس سیلاب نے جاگیرداروں اور وڈیروں کا اصل چہرہ عوام کے سامنے کر دیا ہے جنہوں نے اپنے محلات اور جاگیریں بچانے کیلئے پشتے توڑ کر سیلاب کا رخ غریب عوام کے طرف کر دیا۔ میڈیا بھی ان کے نام جانتا ہے اور میڈیا ان علاقوں میں جا بھی چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ صرف حکمراں طبقے کی بات نہیں ہے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے وڈیرے اور جاگیردار بھی اس عمل میں شامل ہیں کہتے ہیں کہ موجودہ سیلاب سے دو کروڑ جبکہ میں کہتا ہوں 2 کروڑ نہیں بلکہ تین کروڑ عوام اپنے گھروں سے بے دخل ہیں اور روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کو ترس رہے ہیں، مائیں اپنے بچوں کو لیکر رو رہی ہیں۔ جب میں نے یہ مناظر دیکھے تو میں نے کہا کہ اب بہت ہو چکا پھر میں نے جرنیلوں کو کہا کہ وہ وڈیروں اور جاگیرداروں سے عوام کو نجات دلانے کیلئے کوئی مارشل طرز کا اقدام کرے جیسا کہ انقلاب فرانس میں ہوا اور وہاں بادشاہوں کی حکومت ختم ہوئی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کرپٹ وڈیروں اور جاگیرداروں نے غریبوں کو کیوں بے گھر کیا اور انہیں کیوں مارا ملک میں اگر کوئی تبدیلی آئے گی تو جمہوریت سے آئے گی۔ انقلاب فرانس کے بعد وہاں کم از کم جمہوریت تو آئی ہے میں کہتا ہوں کہ جاگیردارانہ اور کرپٹ سیاسی نظام کیلئے محبّ وطن فوجیوں کو عوام کے ساتھ میدان میں آنا ہوگا جیسا کہ پوری دنیا میں ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلیوں میں ہمیشہ جاگیردار اور وڈیرے ہی آتے رہے اور موروثی سیاست ہوتی رہی۔ اب جب بھی الیکشن ہونگے تو پھر وڈیرے جاگیردار ان کے بیٹے، بھانجے یا بھتیجے ہی آئیں گے۔ پاکستان کے ہر شعبے میں ایماندار اور دیانتدار لوگ موجود ہیں ان کو اقتدار میں لا کر بٹھایا جائے جس عوام کو بیدخل کیا گیا ہے ان سے فوج کہے کہ جاؤ جن جاگیرداروں نے تمہیں تمہارے گھروں سے بیدخل کیا ان کی زمینوں پر قبضہ کرلو اور اسی طرح میں بھی کہتا ہوں آپ باہر نکلو اور جاگیرداروں کے محلوں پر قبضہ کرلو۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ موجودہ حکومت بھی یہ کام کرے اور خود ہی فوج سے کہے کہ جنہوں نے پشتے توڑے ان کی زمینیں واپس لے لی

جائے اور بے گھروں کوان کے محلوں میں بسایا جائے اوران کی دولت چھین کرسیلاب زدگان کو دی جائے ۔میں موجودہ حکومت سے ایسانہیں کہوں گا اگروہ ایسا کرسکتے تو میں ان سے یہ اپیل بھی کرچکا ہوتا۔ایک اورسوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہماری جانب سے حکومت چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا،اس حکومت کے جانے کے بعددوسری حکومت آئے گی تواس میں بھی جاگیردار،وڈیرے اوران کی اولادیں ہی شامل ہوں گی لیکن موروثی سیاست اورفرسودہ نظام نہیں بدلے جبکہ میں کرپٹ نظام کا خاتمہ چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ میں اپیل ہی کرسکتا ہوں،ایم کیوایم اس کیلئے تبلیغ ہی کرسکتی ہے۔ایم کیوایم، پاکستان بھر میں موجود ہے اورعوام میں شعوری بیداری پھیلارہی ہے کہ ان جاگیرداروں اوروڈیروں نے ہی یہ ملک توڑا ہے لہٰذاان سے نجات ضروری ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ اگرجرنیلوں نے ہمت وجرات سے کام نہ لیااور ملک کے پڑھے لکھے نوجوان کرپٹ نظام کی تبدیلی کیلئے میدان میں نہ آئے تو خدانخواستہ باقیماندہ یہ ملک سلامت نہیں رہے گا۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں انقلاب کی آمد کی کوئی حتمی تاریخ نہیں دے سکتا تاہم ایک وقت ایساضرورآئے گا جب پاکستان کے غریب عوام میری بات سمجھیں گے اورمیدان عمل میں آئیں گے۔اگراقتدار ملاتو میں کرپٹ جرنیلوں کا بھی احتساب کیا جائے گا اوران سے بھی پوراپورا حساب لیاجائے گا۔ایک اورسوال کے جواب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ نظام کی تبدیلی کیلئے آئین میں طریقہ کارموجود ہے،آئین میں آرٹیکل 190 ہے جس کے تحت سپریم کورٹ،فوج،رینجرز،پولیس اوردیگر قانون نافذکرنے والے اداروں کوہدایت دے سکتی ہے کہ سیلاب میں غریب عوام کی موت کے ذمہ داروں کوپکڑواورسزادو۔صحافی اوراینکر پرسن اپنی رپورٹ اور پروگراموں میں ان جاگیرداروں کے نام نہیں لیتے ہیں جوسیاست میں آنے سے پہلے چھوٹے کاروبار کے مالک ہیں اوراب کھرب پتی بن چکے ہیں۔نوجوان طلباء وطالبات،الطاف حسین کے ساتھ آئیں، جاگیردارانہ اوروڈیرانہ نظام کے خاتمے کیلئے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پرتنقید کرنے والے خود مارشل لاء کے پیداوار ہیں،ضیاءالحق کے مارشل لامیں مجھے 9 ماہ قیداورکوڑے کی سزاسنائی گئی مجھ سے کہا گیا کہ معافی نامہ لکھولیکن میں نے معافی نامہ نہیں لکھا۔ہرحکومت میں شامل ہونے کا ہم پرالزام لگایا جارہاہے۔ہم نے ہرحکومت سے یہی امیدرکھی کہ شاید یہ جماعتیں ماضی سے سبق سیکھیں اورغلطیاں نہ کریں ۔اس کیلئے انہوں نے ہم سے وعدے کیےاورقسمیں تک کھائیں لیکن اس کے باوجودانہوں نے ثابت کردیا کہ وہ اپنی عادت،اطواراورفطرت کوبدلنانہیں چاہتے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جاگیردارانہ نظام کرپشن کوجنم دیتاہے،بھارت میں مارشل لاءنہ لگنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ملک سے جاگیردارانہ نظام ختم کردیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بارعوام ایم کیوایم کا ساتھ دے دیں جوسب سے بڑا کرپٹ ہوگا اسے سب سے اوپرلٹکایا جائے گا۔ہم ایسانظام نافذکریں گے کہ کوئی کرپٹ بھاگ نہیں سکے گا۔ملک کی لوٹی گئی دولت قانونی طورپروطن واپس لانے کی کوشش ضرورکی جاسکتی ہے لیکن ان بڑے بڑے چوروں اورلٹیروں کی بڑی بڑی جاگیریں جوملک میں موجود ہیں ان کو فروخت کرکے حاصل ہونے والی رقم سرکاری خزانے میں جمع کرائیں گے اوراس رقم سے عوام کیلئے اسکول،اسپتال اورکالج کھولیں گے۔انہوں نے کہا کہ کسی ملک کا نظام قرآنی آیت نہیں ہے۔مختلف ترقی یافتہ ممالک میں بہترین سسٹم موجود ہے پاکستان کی ضرورت کے مطابق ان میں سے اچھی اچھی چیزیں لیکر پاکستان کے زمینی حقائق کو مدنظررکھتے ہوئے قوانین بہتر بنائے جاسکتے ہیں۔فوج آرٹیکل 190 کے تحت حکومت کو ہٹائے بغیر کرپٹ عناصر کے خلاف ایکشن لے سکتی ہے اورعوام کے ساتھ ملکر چوروں اوراچکوں کا احتساب کرسکتی ہے۔صدرزرداری کے مقدمات کے حوالہ سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہی ہماری سیاست اورجاگیردارانہ ذہنیت کا حصہ ہے کہ ہم صرف ایک آدمی کوٹارگٹ بنالیتے ہیں۔پنجاب کے ان لیڈروں کیلئے کوئی کچھ کیوں نہیں کہتا جن کی وجہ سے فارن اکاؤنٹس اورقرض اتارو ملک سنوارومہم سے حاصل ہونے والی رقم غائب ہوگئی۔ان لیڈران کے اکاؤنٹس تو بچ گئے لیکن غریبوں کو کیا ملا۔جب یہ اقتدار میں نہیں آئے تھے تو یہ کتنی ملوں کے مالک تھے اوراب کتنی ملوں کے مالک ہیں۔احتساب کا عمل کسی ایک آدمی تک محدودرکھا گیا تو غلط ہوگا۔خان لیاقت علی خان کوشہید کردیا گیا لیکن سارے چوروں کوزندہ رکھا گیا،ذوالفقارعلی بھٹو ناجائزپھانسی دی گئی لیکن بھٹو کے ساتھ رہنے والوں جنہوں نے کرپشن کی انہیں چھوڑدیا گیا۔بینظیر بھٹوکوشہید کیا گیا لیکن جاگیرداروں اوروڈیروں کوتحفظ دیا گیا۔خواہ مسلم لیگ ہو یا نوازشریف ہو یہ جماعتیں چہرے بدل کر بدل کراقتداراعلیٰ میں آتے رہے۔آپ ایک آدمی کوٹارگٹ نہ کریں۔ پی پی کے کارکنوں نے لال قلعہ میں پھانسیاں پائیں،کوڑے کھائیں،سولیوں پر لٹکے ہیں،جیلوں میں رہے ہیں اورتشدد برداشت کیا ہے۔اسی طرح نوازشریف کے کارکنوں نے بھی رات دن محنت کی لیکن آج ان کارکنوں کو پوچھنے والا کون ہے؟ انکے کارکنان ایم کیوایم کے کارکنان کی طرح نہیں ہیں کہ ایم کیوایم کا قائداوراس کے رشتے دارالیکشن نہیں لڑتے بلکہ غریب ومتوسط طبقے کے محنت کرنے والے کارکنان سینٹ اوراسمبلیوں میں جاتے ہیں۔ مجھے توان بڑی بڑی جماعتوں کے کارکنان پرترس آتا ہے،بڑارحم آتاہے،کاش کہ ان کارکنان کی بھی قسمت بدلے۔میں تمام بڑی جماعتوں کے کارکنان کوپیشکش کرتاہوں کہ وہ ایم کیوایم میں آئیں۔ایم کیوایم میں سب کو اقتدار تونہیں مل سکتا لیکن انہیں عزت ضرور ملے گی۔انہوں نے کہا کہ میں نے اسٹیبلشمنٹ اورفوج کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔میری تقریرکویہ رنگ دیا گیا کہ میں نے مارشل لاء کی حمایت کی ہے حالانکہ مارشل لاء کی دودھ کی بوتلیں پینے والے ہی مارشل لاء کے حمایتی ہیں۔اسٹیبلشمنٹ کے لوگ خواہ وہ فوجی ہوں یا آئی ایس آئی یا آئی بی والے ہوں ان سب کا احتساب ہوگا۔جب میں یہ بات کہتاہوں تو اسٹیبلشمنٹ مجھے پسندنہیں کرتی لیکن محبّ وطن فوجی جرنیل اورجوان میری بات سمجھتے ہونگے کہ الطاف حسین سچ کہتاہے اورملک کو بچانا چاہتاہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ تمام جماعتوں میں الیکشن ہونے چاہئیں۔ایم کیوایم جمہوریت پریقین رکھتی ہے اگرہم اپنی

جماعت میں الیکشن نہیں کرواتے تو کنونیئر اور ڈپٹی کنونیئر کا ایک ہی چہرہ ہوتا۔انہوں نے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں سے محبت کرتا ہوں انکی بات مانتا ہوں۔میری کوئی جاگیریں، جائیدادیں اور ملیں نہیں ہیں لیکن کارکن میری بات سنتے ہیں، میں انکی سنتا ہوں کارکن مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ جو بھی ملک اور عوام کیلئے اچھا نظام ہوگا ایم کیوایم کے رہنما و کارکنان اس کا ساتھ دینگے اس ہی طرح تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما بھی ساتھ دیں۔انہوں نے کہا کہ ملک اور عوام کی فلاح کیلئے جو اچھا سسٹم ہوگا ایم کیوایم کے وہ کارکنان جو ملک بچانا اور ملک میں ایماندارانہ سسٹم لانا چاہتے ہیں وہ اس نظام کا ساتھ دیں گے اسی طرح دیگر سیاسی جماعتوں کے کارکنان اور رہنماء بھی نکل کر اس تبدیلی کا ساتھ دیں گے اور اپنی جماعتوں سے بغاوت کریں گے۔بہتر حکومت کی گارنٹی کے حوالہ سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیکھئے گارنٹی تو کسی چیز کی نہیں ہوگی۔امید پہ دنیا قائم ہے اور عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور قرآن مجید میں ہے کہ خدا اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جس قوم اپنی حالت خود بدلنا نہ چاہے۔عوام بیدار ہورہے ہیں، ان میں شعور بڑھ رہا ہے، مظلوم اور محروم اور قربانیاں دینے والے کارکنان ہمیشہ اپنی جماعت کا ساتھ دیتے ہیں جبکہ ان جماعتوں کے لیڈران حکومت میں آنے کے بعد اپنے کارکنان کو راندہ درگاہ کردیتے ہیں۔ایسے کارکنوں کی بہت بڑی فوج ہے جو سیاسی طور پر تربیت یافتہ بھی ہیں انہیں پلیٹ فارم ملنا چاہئے اور وہ پلیٹ فارم صرف ایم کیوایم کا ہے۔عمران خان، فضل الرحمان جو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں ضرور کریں لیکن میں تو کہتا ہوں کہ احتساب کا عمل الطاف حسین سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے ایک ایک لیڈر کا ہونا چاہئے۔اگر میں قومی دولت لوٹنے میں ملوث پایا جاؤں تو مجھے بھی لٹکایا جائے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کے آئین میں بعض خرابیاں موجود ہیں مثال کے طور پر آئین میں لکھا ہے کہ صرف ایماندار اور دیانتدار لوگوں کو ہی الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت ہے یہاں تو جعلی ڈگریوں والے بھی الیکشن میں حصہ لے لیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اب تک جس جرات سے کام کررہے ہیں میں اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔تاہم سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججز جرات اور ہمت سے کام لیکر ملک اور عوام کے لئے فیصلے نہیں کریں گے تو عوام انکا بھی احتساب کریں گے اور میں بھی ان کی مخالف کرونگا۔انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ اپنی ذات کیلئے کچھ نہیں مانگتے میری خواہش صدارت اور وزارتِ عظمٰی ہے ہی نہیں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ملک اور عوام کی قسمت تبدیل ہوجائے۔انہوں نے کہا کہ میں پاکستان میں ہی جدوجہد کررہا تھا اور 98ء فیصد غریب و متوسط طبقے کی حکمرانی چاہتا تھا۔میں وڈیرانہ جاگیردارانہ نظام کے خلاف ہوں اس پر اسٹیبلشمنٹ میرے اس قدر خلاف ہوگئی کہ مجھ پر قاتلانہ حملے ہوا اور خودکش حملہ بھی سب سے پہلے مجھ پر ہوا جس پر میرے ساتھیوں نے کہا کہ آپ ملک سے باہر جاکر ہماری رہنمائی کریں۔میں معافی نامہ لکھ کر یا قومی خزانہ لوٹ کر نہیں بھاگا بلکہ لندن آیا تو میرے پاس پانچ پاونڈ بھی نہیں تھے۔سالوں تک ساتھیوں کے گھروں سے کھانا آتا تھا اور اس پر مجھے کوئی شرم نہیں بلکہ فخر ہے۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں پاکستان ضرور جاؤنگا۔برطانوی سپورٹ میری مجبوری تھی میں پاکستان پر دس ہزار برطانوی پاسپورٹ قربان کرسکتا ہوں۔میں نے پانچ چھ مرتبہ پاکستانی پاسپورٹ کے حصول کیلئے پاکستانی ہائی کمیشن کو درخواست دی ہے لیکن میرا پاسپورٹ آج تک نہیں بنایا گیا۔انہوں نے کہا کہ میں پاکستان آیا تو خیبر پختونواہ، بلوچستان، سندھ یا پنجاب میں اپنے پیارے ساتھیوں سے ملونگا اور انہیں سلیوٹ بھی کروں گا۔انہوں نے کہا کہ ملک میں خالص جمہوریت ہوگی تو ٹی وی چینلو کو بند کرنے کا قانون ہی ختم ہوجائے گا۔کیبل آپریٹرز بھی اس کے پابند ہونگے ورنہ انکے لائسنس ختم ہوجائیں گے۔انہوں نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ وہ واحد جماعت ہے جب صحافی اپنے چینلز کھلوانے کیلئے احتجاجی مظاہرے کررہے تھے تو ایم کیوایم کے وزراء، ارکانِ اسمبلی و دیگر عہدایداران آزادی صحافت کیلئے انکے ہمراہ موجود تھے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں تھا کہ میں صدر آصف علی زرداری سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔میری ان سے نہ پہلے ناراضگی تھی نہ اب ہے۔میں نے زرداری صاحب کو پیغام دیا تھا کہ وہ بھارت میں پاکستان کیخلاف برطانوی وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون کے بیان پر احتجاجاً برطانیہ کا دورہ نہ کریں۔اب اگر انہوں نے میرا مشورہ نہیں مانا اور دورہ کرلیا تو میں کیا کرسکتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ کراچی میں ٹارکٹ کلنگ کے حوالے سے ہم اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہیں۔صوبے کے سربراہ وزیراعلیٰ ہوتا ہے۔ہمارا وزیراعلیٰ آج تک نہیں آیا۔اگر آیا تو ہم کراچی سے لینڈ مافیا، ڈرگ مافیا، اور اسٹریٹ کرائم کا خاتمہ کریں گے۔یہ ہی وہ اسباب ہیں جو ٹارکٹ کلنگ نشانہ بنتے ہیں۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ جب بھی میری گورنر سندھ سے بات ہوتی ہے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر ان کی چیف آف آرمی اسٹاف سے بات ہو تو میرا بھی سلام کہہ دیں تاہم جب جی ایچ کیو پر حملہ ہوا تو میری چیف آف آرمی اسٹاف سے بات ہوئی تھی اور حملے کے فوجی شہداء کو خراجِ تحسین پیش کیا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں دن کے اُجالے میں بیان دیتا ہوں راتوں میں بیان نہیں دیتا ہوں اور راتوں کو چھپ چھپ کر ملنا میری عادت نہیں۔

☆☆☆☆☆